جلد ۱۰ | ... دوشنبہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۲۲ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۰۵ء | نمبر ۱

مقدمۃ الجیش

یکے میرود و دیگرے می آید

لیجئے جناب سنہ ۱۹۰۴ء آپ سے رخصت ہوا اور ۱۹۰۵ء آ موجود ہوا۔ مانتے ہیں کہ آپ ہی قریب ہے مگر وہ جو کہتے ہیں ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔ ہمیں تو اسکے جانیکا غم نہ اسکے آنیکی امید۔ ہان غم تو اسکا جانیکا ہو جسکے وجود سے کوئی بہبودی کی امید ہو۔ برس پر برس آتے ہیں جو کیا وہ ظاہر ہے اسکا ذکر شاید فضول ہے ... کا کیا ... مبارک ... ہو مگر آسمان کی بے ... نیا سال ... دیکھو خدا کب وہ دن لاتا ہے ...

مبارک باد این خواب مبارک

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دولت خداداد افغانستان آجکل خاص فضل الٰہی میں ہے۔ امیر حبیب اللہ خان خلد اللہ ملکہ کی خوش قسمتی تو دیکھئے کہ امیر صاحب مرحوم کے بعد ملکی بغاوت کا جو خوف تھا وہ ایسے نیک بخت حاکم کے تخت نشین ہونے سے رفع ہوگیا۔ اور دوست دشمن سب حلقہ بگوش ہوگئے مگر ملکی عزت تو جو حاصل تھی وہ تھی ہی مگر اب مذہبی طور پر بھی ہر شخص انکا مطیع ہوگا سنا جاتا ہے کہ امیر صاحب کو ملا ہدی نے خواب میں بشارت دی کہ میں نے تو اسی طرح کا فرمان کا ناک دم کر رکھا تھا مگر اب بھی آپکے کوئی میرے ڈوبی بچا لینے کے قابل نظر نہیں آتا اسلئے میں آپکو اپنا قائم مقام مقرر کرتا ہوں ... امیر صاحب نے یہ خواب بیان کیا ... تسلیم کر لیا کہ وہ حقیقی جانشین ...

اسلامی لہو ولعب

آجکل کے بعض علماء کو خدا جانے کیا ہوگیا ہے کہ شہرت طلبی انکو رفتہ رفتہ اندازی کے لئے مجبور کرتی ہے۔ چونکہ انکو یقین ہے کہ ہر نئی بات کا چرچا ہوا کرتا ہے اور بالخصوص جو ارتکاب کرتے ہیں بری بات کا چرچا کیسا اسلئے وہ کوئی نہ کوئی ایسی تجویز نکال کھڑی کرتے ہیں کہ جسکی وجہ سے انکی اکھاڑا بندی بھی ہو جاتی ہے اور زمانہ میں شہرت بھی ہو۔ چنانچہ دانا پور میں ایک حکیم صاحب ہیں جو دوا عجیبہ کا خبط پیدا ہوا تو جبہ قلہ دوات کا عالم بن بیٹھے جب انہوں نے دیکھا کہ یوں تو رنگ جمتا نہیں تو پیر ان پیر شاہ ... مسئلے گھاڑنے لگے چونکہ جہالت پسند ہے اسلئے چند جاہل بھی گرویدہ ہوگئے انہوں نے سوچا کہ انکی دلچسپی کی کوئی تجویز نکالنی چاہئے چنانچہ مسئلہ بیان کیا کہ عید کے روز مسلمانوں کو ...

... بعد آپس میں ہمارے مذہبی پیشوا ہیں۔ ... ہندوستان ... کے قابل ہے

بالکل ہی کمر ٹوٹ گئی

پورٹ آرتھر کے روسی عرصہ دراز سے جاپانی
اڑنگہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جاپانیوں نے اونکی
چاروں راہیں روک کر قافیہ تنگ کر دیا ہے
نہ مردم نہ زندہ کا حساب ہے۔ مگر وہ بھی اس بلا کے
ضدی ہیں کہ اپنی ہٹ سے نہ ٹلے۔ جاپانیوں نے
لاکھ اونکو دلاسے دیئے۔ تسلیاں دیں کہ اگر تم
ہماری اطاعت قبول کر لوگے تو ہم بہادروں
کی طرح تمہاری عزت کریں گے اور تم کو فوراً ہی
آزاد کر دیں گے۔ مگر ایک دفعہ پھر نادریافت خود
تم ہمارے قیدی بنجاؤ۔ مگر روسیوں نے یہی جواب
دیا کہ مرنا قبول ہماری اطاعت ہرگز قبول نہیں
اونھوں نے بڑے زور شور کے ساتھ جاپانیوں
کی درخواست کا جواب دیا کہ جبتک ہمارا ایک بچہ
بھی باقی ہے یہ ممکن نہیں کہ ہم اپنی ضد سے باز
آ جائیں۔ مرتے مرتے بھی تمہارا مقابلہ کر جائینگے
چنانچہ اونھوں نے ایسا ہی کر دکھایا۔ غریبوں
کے پاس جبتک گولہ بارود رہا وہ نہایت استقلال
و ہمت کے ساتھ دشمن کا دان کرتے رہے مگر اب
کیا کریں کہ نہ کھانے پینے کا ذخیرہ رہا نہ جنگی سامان
کا گودام رہا۔ کچھ گولہ بارود تو انہوں نے جاپانیوں
پر نثار کیا۔ اور باقی کو جاپانیوں سے کشتی کرنے
کے ذریعہ سے پھونک ڈالا۔ اس سے زیادہ غضب یہ
ہوا کہ محصور فوج کا جنرل بالکل ہی بیکار ہو گیا۔
گھوڑے پر سے گر پڑا جس سے اسکی کمر کی ہڈی پر
سخت ضرب آئی اس سے فوج کی بالکل ہی کمر ٹوٹ
گئی۔ چنانچہ اسنے اس شرط کے ساتھ اطاعت کی
درخواست کی ہے کہ تمام روسی جہاز اور آلات حرب
واپس دیدیئے جائیں اور تمام روسی قیدی آزاد
کر دیئے جائیں تو ہم تمہاری قید میں جانے کو تیار ہیں

روس پہ چینی اڑنگہ

آجکل بالعموم لوگ روس کو نظر حقارت سے دیکھ
رہے ہیں اور یہ طعنے دیتے ہیں کہ بڑی جو ہی کا
دھوں تھا ذراسی سلطنت نے پلیتھن نکال دیا۔
ساری شجاعت اور بہادری دریا برد کر دی مگر
بھئی ایمان کی پوچھو تو روس اسقدر لعنت و
پھٹکار کا سزاوار نہیں۔ جسقدر کہ اوسپر برسائی
جاتی ہے۔ روس کے لئے جتنی دقتیں ہیں
اگر اور کسی یورپین سلطنت کو ایسی اڑچنیں
پیش آتیں تو وہ دور ہی سے سلام کرتی
اور تہذیب جدید کی دم پکڑ کے یہ کہہ بیٹھتی
کہ چلو اپنی ہی مونچھ نیچی سہی۔ کیونکہ یوروپین
شجاعت کا یہ اصول ہے کہ مارتے خان کے آگے
اور بھاگتے کے پیچھے۔ روس بھی اگرچہ خاص
یوروپین ہے لیکن فطرتی طور پر اوسکی سرشت
میں ضد اور ہٹ واقع ہوئی ہے چنانچہ اس
جنگ سے اسکی مستعدی اور ہٹ کا اچھی طرح
اظہار ہو گیا۔ یہ اسیکا دم خم ہے کہ باوجود کمزوری
اور بے انتہا نقصان اوٹھانے کے ہزار ہا میل
کے فاصلے سے مقابلہ پر اڑا ہوا ہے اور پھر غضب
یہ کہ راہ میں جیتنا سانپ کا ڈر ہے ہر سلطنت اسکی
گھات میں ہے کہ روس سے ذرا بھی خلاف ورزی ہو
تو ہم رد جما دیں چنانچہ حال میں چین نے ایک بڑا
اڑنگہ لگا دیا۔ روس نے پورٹ آرتھر کے محصورین
کیلئے بڑی بڑی وردی کے گدوں میں گولیاں چھپا کر
روانہ کی تھیں ایک چینی بندر پر بھید کھل گیا۔ جنگ
اسٹیشن کے قریب کسی چینی افسر کو شبہ ہو گیا اوسنے ایک
گدے کو ٹانکا اور ہیڑ ڈالے دیکھا تو گولیاں ستاروں
کی طرح ٹمٹما رہی تھیں۔ بس ہو گیا تھا تمام گدے ضبط کر
لئے گئے۔ ان گدوں کی تعداد [illegible] لاکھ بتائی جاتی ہے۔

چین نے بھی ڈانٹ بتائی

یہ کسی نے سچ کہا ہے کہ جب [illegible] پر ہو جاتا
ہے تو ہر شخص اوسکو [illegible] لگتا ہے چنانچہ
چین جیسی کمزور سلطنت [illegible] بھی اب روس کو اس
قدر حقیر سمجھنے لگا ہے کہ ذرا ذرا سے معاملہ میں
سینہ تان کر سامنے چوپڑ تان کے ڈانٹ بتانے
کے لئے تیار ہو جاتی ہے حال میں ایک معاملہ
ایسا ہی پیش آیا کہ چینی گورنمنٹ [illegible] جھگڑا کرنے
کے جنگ کے لئے آمادہ ہو گئی۔ ایک روسی
سپاہی نے ایک چینی ملاح کا خون کر ڈالا۔ لیجئے
اتنی سی بات پر چین بگڑ گیا اور روس کے
نام ایک اعلان نافذ کر ڈالا کہ یا تو روسی
قاتل کو ہمارے حوالے کر دیا جائے ورنہ پھر ہم
نے بھی مقابلہ کا اعلان کر [illegible]
[illegible] الزام خود [illegible] کرے [illegible]
ابتک تو ہم نے اسکا خیال رکھا کہ جو آپ ہمارا
ہمراہ سکو گر مارا تو کیا مارا۔ مگر اب ہم سے
ضبط نہیں ہو سکتا۔ روسی بے عنوانیاں
حد سے گذر چلی ہیں۔ لہذا صاف طور
پر اعلان دیا جاتا ہے کہ اگر روسی مجرم
ہمارے حوالے نکیا گیا تو ہم بھی دنادن
شروع کر دیں گے۔ اور چینی بندر روس
پر جو روسی جہاز لنگر ہیں گے اون کی
بھی حفاظت نہیں کیجائیگی۔ اس اعلان
کو دیکھکے روس خان نے بیتاب ہو کے دل
میں ضرور کہا ہوگا کہ جنہیں بات کرنے
تک کی تمیز نہ تھی وہ آج باتیں بنانے کے قابل
ہو گئے۔ مگر ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے غالباً
جواب ترکی بترکی دیا جائیگا کیونکہ روس
ابھی جو زمانہ کی نازکی کا خطرہ [illegible]

[illegible] انکار کر دیا [illegible] اطاعت [illegible] کوئی چارہ نہیں۔

کانگریسی جوش

یہ تو ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے کہ کانگریس کے اجلاس کی دہوم دہام ایک مرتبہ پہلی [illegible] ہو رہی ہے۔ اب اوس کے جلسے بھی ہو گئے اور واقعی بڑی دہوم دہام سے ہوئے۔ [illegible] کانگریس نے اپنی اپنی طبیعتوں کے خوب جوہر دکھلائے۔ ہر شخص کو یہی خیال تھا کہ میرے ہی سر اس مرتبہ کا سہرا ہے۔ [illegible] صاحب اپنا اپنا فرض ادا کیا [illegible] کے اصول کا اظہار کیا۔ اور گورنمنٹ کی عنایات بے پایاں کی درخواست ایسے فقروں میں کی کہ جو ناظرین اس کان سے پڑھتے ہی اوس کان سے نکل جائیں گے۔ لیکن [illegible] کی بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کے مضامین [illegible] کی پالیسی کا مدنظر رکھنا ہمارا فرض ہے۔ مگر [illegible] یہ ہے کہ [illegible] وظیفہ [illegible] ہوئے [illegible] سے گذرے [illegible] بندہ پرور [illegible] حال دل [illegible] آپ فرمائیں کیا [illegible] فریاد کو بے اثر پایا [illegible] مجبور ہو گئے اور [illegible] میں آ [illegible] فریاد میں [illegible] دل [illegible] زبان میں [illegible] شروع کر دیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کر دیا [illegible] ثابت ہوا [illegible] کانگریس [illegible] سننے والی اور [illegible] ثابت ہوا کہ

گورنمنٹ ناحق شناس ہے

رعایا کو ہنوز باغ و بہار دکھا کے خوش رکھنا چاہتی ہے پہر ہندوستان بوجہ پچھلے [illegible] سالانہ رپورٹ میں اہل ولایت کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہندوستان کی بہبودی۔ ترقی۔ خوشحالی افزون ترقی پر ہے۔ ٹیکس کی بہرمار کے رقم کی بچت دکھائی جاتی ہے اور یہ نہیں ظاہر کیا جاتا کہ یہ افزائش رقم ہمارے زور حکومت کا نتیجہ ہے۔ اہل ولایت یہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کے عدل و انصاف اور رعایا پروری کی طفیل سے دونوں ولایتیں ایک ہی درجہ پر ہیں یعنی جیسا کہ انگلستان خوشحال ہے ایسی ہی ہندوستان بھی فارغ البال ہے اور یہی خیال ہند کے لئے بڑا وبال ہے۔ در اصل جی تو یوں ہی جلتا ہے۔ اون کے آنسو [illegible] جاتی ہے منہ پر رونق۔ وہ سمجھتے ہیں کہ رعایا کا حال اچھا ہے۔ اگر انگلستان [illegible] کو [illegible] کا [illegible] جاتا تو اسی امید پر صبر کئے بیٹھے ہیں کہ کبھی تو گورنمنٹ برطانیہ رحم کی نظر ڈالی ہی دیگی اور کبھی تو پارلیمنٹ والوں کو یہ خیال آجائیگا کہ ہندوستان والے بھی خدا کے بندے ہیں اور گورنمنٹ کے سچے جان نثار اور وفادار [illegible] اونکی خبر بھی لینی چاہئے۔ انگلستانی رعایا اور [illegible] ہے اور جیسے آزادانہ حقوق رعایا کو آزاد [illegible] ہیں۔ اگر ایسے ماتحت ہند کی [illegible] جائینگے تو کچھ تو [illegible] ہے کہ اگر گورنمنٹ ہندو [illegible] بات یہ گورنمنٹ برطانیہ کو دکھائی [illegible] جاتا ہے اور اسکی توجہ ہند [illegible] ہو جاتی۔ جیسے

دیسی خیرخواہ مایوس ہو گئے

تو اونہوں نے علی الاعلان آہ و زاری پر کمر باندھی۔ چنانچہ ہر سال قومی اجلاس کے ساتھ ہندوستان کی حالت کو پیش نظر رکھکے پریشانی شروع کر دی۔ اسی واویلا اور کہرام کی بنیاد پڑے ہوئے پورے بیس سال ہو گئے مگر اب تک بھی یہی حالت رہی ع کس نمی پرسد کہ بھیا کیستی [illegible] گفتگو [illegible] اور ایسے [illegible] اٹھاکر اعتراض کرتے ہیں مگر کوئی نتیجہ جب نہیں نکلا [illegible] تک کانگریس کی روئداد پر گورنمنٹ نظر بھی نہیں ڈالتی تو یہ جبکہ ہمارا فرض ہے ع خدا ہی [illegible] سال [illegible] ہوئے [illegible] گورنمنٹ کی نگاہوں میں کم از کم بے ادب گستاخ [illegible] ٹھہرے اور کچھ کام بھی نہ نکلا۔ اس الزام کو دور کرنے کے لئے اراکین کانگریس نے یہ انتظام کیا۔ کہ ایک دفعہ تو تمام کارروائی گورنمنٹ کی نگاہ سے گذر جائے۔ پھر جو کچھ نتیجہ نکلے یا نہ نکلے۔ چنانچہ اگلے جلسہ میں [illegible] طور پر یہ صلاح ٹھہری ہے کہ جلسہ کی روئداد دست بدست حضور گورنر جنرل کے دست مبارک تک پہنچائی جانی چاہئے۔ چنانچہ اس کام کے لئے ایک ممبر روانہ بھی ہو گیا۔ دوسری صلاح یہ ہے کہ ہر پریزیڈنسی سے تین آدمی انتخاب کئے جائیں اور وہ اشخاص ولایت بھیجا جائے کہ ولایت کی گلی کوچوں میں واویلا کرتا پھرے اور پارلیمنٹ کو ہندوستان کی حالت زار پر توجہ دلائے۔ چنانچہ اس کام کے لئے بمبئی پریزیڈنسی سے یہ تین آدمی منتخب ہوئے ہیں [illegible] مسٹر گوکھلے۔ آنریبل مسٹر [illegible] آنریبل مسٹر [illegible] ولایت جانے کی [illegible]

آہن بہ آہن نرم نشود

پچہا سعدی حکم لگا چکے ہین کہ رستی نکوئی با بدان کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیکمردان ۔ ٹکسال شعر پر بادشاہ ۔ فقیر امیر غریب ہر شخص کو پابند ہونا چاہئے ورنہ زمانہ ضرور ہی سبق دیگا ۔ مرحوم و مغفور امیر عبدالرحمن خان نے جن اصول سے سلطنت کی ۔ اونہین وحشی افغانون کی جہالت کا علاج ہو سکتا تہا ۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری بہادر گورنمنٹ ان وحشیون سے بہت گہبراتی ہے ۔ گو کئی مرتبہ تحریک ہوئی کہ ہماری سفارت افغانستان مین قایم ہو مگر جناب امیر صاحب نے تمام اونچ نیچ سے گورنمنٹ کو مطلع کیا ۔ اور اپنی رعایا کی جہالت کا کچا چٹہا لکہ بہیجا تو انگریزون کی تہذیب نے یہ بہتر سمجہا کہ خواہ مخواہ معرض ہلاکت مین نہ پہنسین ۔ ایسی وحشی دل قوم سے نرمی کے ساتہ سلوک کرنا گویا اپنی سلطنت کی نیو کو کمزور کر دینا ہے اس لئے ان کے جوش جہالت کو فرو کر دینے کے لئے امیر مرحوم نے جو قوانین نافذ کئے اون کے خیال سے دل کانپتا ہے ۔ اب امیر حال اس امر مین اپنے والد مرحوم کی بلا ریب پیروی کرتے ہین کیونکہ بیرحم قوم کے ساتہ سخت سلوکی ہی عین انصاف ہے ۔ حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ داوی کرم کے توسنچانہ کے ملازم شیر محمد اور فیروز صرف اس جرم مین گولیون سے اوڑا دئے گئے ۔ کہ شاہزادہ عنایت اللہ کی تلوارین چرا لی تہین گو بظاہر چوری کی پاداش مین یہ سزا بہت ہی سخت معلوم ہوتی ہے مگر افغانیون کے حق مین یہی عین انصاف ہے ۔

جوش آہی جائیگا

معلوم تو ایسا ہوتا ہے کہ روس کے دن اب پورے ہوگئے ہین ۔ ہر کارروائی مصالح مملکت کے سراسر خلاف ہو رہی ہے بہلا یہ شامت کے آثار ہین یا نہین کہ باوجودیکہ جاپان نے ناک مین دم کر رکہا ہے مفت کی حاصل کی ہوئی نیکنامی پہ پانی پہیر دیا ۔ دنیا بہر مین تہو تہو ہو رہی ہے گو جاپانی کا بہلا ہو اوسے کوئی پروا ہی نہین وہی دہون کی لئے جاتا ہے کبہی چین کو بہکا دیا ۔ کبہی ایران کو ہماری بہولی بہالی گورنمنٹ سے بدظن کر دیا ۔ کبہی معاہدہ تبت مین کہنڈت ڈالنے کی فکر مین لگا رہا ۔ مگر ہمیشہ منہہ کی کہائی ہماری گورنمنٹ کی طرف سے اوس کے دل مین جو چہالے پڑے ہوئے ہین اونہین پہوڑنے کے لئے ہدیرو ۔ بوجہ جہک مارا وہ تہا ہی مگر اب نامعقول کی شامت نے جو دہکا دیا تو سرحد ہند پر فوجکشی کرنیکا خبط دماغ مختبط مین حلول کر گیا ہے ۔ سبحان اللہ اس حماقت کے صدقے جائیے ۔ ذرا سے جاپان سے تو مقابلہ ہو نسکا پہر بہلا ایسی بہادر اور اولو العزم گورنمنٹ سے اوس کے سپاہی کیا کہاک مقابلہ کرینگے ۔ ہم تو یہ سمجہتے ہین کہ یہ خبر یارون کی اوڑائی ہوئی ہے جہان انگریزی اخبارات اودہر مین گپ چہپین ہانکتے رہتے ہین ۔ وہان یہ بہی ایک فقرہ کر دیا اور اگر آپ کا یہ پوچہین کہ آخر اس مین انگریزی اخبارات نے کیا مصلحت سمجہی ہے ۔ اوس کا جواب اول تو یہہ ہے کہ

مقتضائے طبیعتش این است

دوسرے یہ کہ روس سے عداوت تو ہے ہی اب اوسی حالت سراسیمگی مین دیکہکر انہین چہیڑ کی سوجہی کہ خواہ مخواہ روس کی یاد دہن مین لگے کیا کہتے ہین باوجودیکہ ابہی ایک دشمن نے دامن انہین چہوڑا ہے اور مسلسل طبیعت نے دوسرے مخالف کی طرف رخ کر دیا ۔ تیسرے یہ کہ انگریزی اخبارات کو روس کی حالت سے عبرت حاصل ہوئی ہے ۔ اب اونہین یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ باوجودیکہ روس کی فوجی قوت کی ساری دنیا مین دہاک بیٹہی ہوئی تہی لیکن ایک چہوٹی سی سلطنت نے اوسکی ہوش اوڑا دئے اسلئے ہم اپنی گورنمنٹ کو اکساتے ہین تاکہ وہ فوجی تیاریون پر کمربستہ رہے ۔ اور دوسری سلطنتین بہی اس خیال سے کہ اب اسکی قوت بہت بڑہ گئی ہے اسطرف کا رخ نہ کرینگی چنانچہ مسٹر کار ریٹ نامی انگریز نے ولایت مین ایک مستقل رسالہ لکہا ہے اور گورنمنٹ کو اس امر پر ابہارا ہے کہ اب ہمین چپ چاپ ہاتہ پر ہاتہ دہرے بیٹہا رہنا نہین چاہئے کیونکہ روس کی طرف سے ہمیشہ سرحد ہند پر حملہ ہونیکا احتمال ہے ۔ اسلئے اس کے علاج کے لئے ہمین بڑی مستعدی کے ساتہ فوجی تیاریون مین مصروف ہونا چاہئے اور اس مین ہمین اہل اسلام سے ضرور مدد ملیگی کیونکہ ہندوستان مین بہادر قوم یہی ہے اور روس سے اونہین ذاتی عداوت بہی ہے ۔ علاوہ ازین جس وقت سے ترکون کے ساتہ لڑائی ہوئی ہے تمام اسلامی دنیا اسکی جانب سے بدظن ہے ۔

آدم کشی ترقی

آسمان نادان بیادرغنہ زمین پر اپنی گردش کا اسقدر اثر ڈالرہا ہے کہ دنیا کا ہر حصہ میدان حشر کا نمونہ معلوم ہو رہا ہے۔ ہر سلطنت اسی فکر میں ہے کہ ملکی حالت کیسی ہی ردی کیوں نہو غریب بد حال یا افلاس کی مصیبت کیوں نہ بڑھ جائے مگر دنیا ترقی کے لئے خزانہ کا منہ کھول دینا چاہئے بڑے بڑے انجینیروں نے اصلاح ملک کے خیال کو بالائے طاق رکھدیا ہے اور اپنی ساری دماغی قوت کو مہلک آلات کی ایجاد میں صرف کیا ہے۔ جاپان ہی کو دیکھئے کہ جنگ چین و جاپان سے پہلے کوئی یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ جاپان کس کھیت کی مولی ہے مگر جنگ چین میں اسے کامیابی حاصل ہو گئی تو ہر جگہ اب یہی ذکر ہو رہا ہے کہ اس ذرا سی سلطنت نے بہت بڑی حیرت انگیز ترقی کر ڈالی سبحان اللہ۔ ترقی کے یہی معنی ہیں کہ آدمی کی ہلاکت کا سامان فراہم کیا جاوے ورنہ وہ جنگ روس میں جاپان نے اس قسم کی ترقی کی مقناطیسی قوت کو اور بڑھا دیا ہے۔ فرانس ہالینڈ۔ انگلینڈ وغیرہ یورپین سلطنتوں میں ایک کھلبلی مچی ہے کہ اب تک تو ہمی ہم ترقی کے میدان میں کو دپڑانہ کرتے تھے مگر اب ایشیا نے بھی اس میدان میں قدم رکھا ہے اگر یہی حال رہا تو ایشیا کے تمام مقبوضات ہاتھ سے نکلوا دینگے۔ گورنمنٹ ترکی نے جب زمانہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھا تو اسے بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم طلوم اور کمزور جب ہر ملک میں ترقی کا رخ مردم کشی کی طرف ہو رہا ہے تو ہم کیوں اس سے پہلو تہی کریں۔ چنانچہ سنا جاتا ہے کہ آجکل وہاں پر جنگی تیاریوں کا بازار بہت گرم ہے۔

شامت کے آثار

ترکی۔ سرویا۔ اور بلغاریہ کے معاملات میں روز بروز زیادہ گتھیاں پڑتی جاتی ہیں گورنمنٹ ترکی کی ظاہری بے اعتنائی نے دشمنوں کو اور سر چڑھا دیا ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ترکی ہماری چالوں سے بے خبر ہے۔ دوستی و دشمنی کے پردہ میں ہم ادھر ادھر ہو رہے ہیں کے مگر اوکا خیال باطل ہے۔ گورنمنٹ ترکی کو اب اچھی طرح ہر امر کا یقین ہو گیا ہے کہ بلغاریہ کی پالیسی منافقانہ ہے اور ہماری خوشامد محض اسلئے ہے کہ ہم اوس کے کرتوتوں سے غافل ہو جائیں۔ بلغاریہ کی بدمعاشی نے مقدونیہ والوں کی ہمتوں کو اور بڑھا دیا ہے اسلئے کہ بلغاریہ ایکطرف تو گورنمنٹ ترکی کی موافقت کا دم بھرتا ہے دوسری طرف کوشش ہو رہی ہے کہ سرویا کو ملکر وہ آسٹریا کی مدد سے مقدونیہ کے معاملات میں مداخلت کرے اور باغیوں کو سبز باغ دکھا کر ترکی کے ملکی معاملات میں پیچیدگیاں پیدا کر دے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بلغاریہ والوں کی گردنوں پر ترکی بہادروں کی تلواروں کا مقناطیسی اثر پڑیگا ہے اور بہت جلد شجاعان ترک کو زنگ آلود تلواروں کے صاف کرنے کا موقع ملیگا۔ سنا جاتا ہے کہ بلغاریہ کو انگلینڈ کی امداد کی بھی امید ہے اسے بھی اپنے حلقہ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر ترکی اور انگلینڈ کا اتحاد بلغاریہ کی اس آرزو کو پورا ہونے دیگا باقی رہا روس سو ترکی کی سلطنت سے فطرتی عداوت ہے اور سب سے پہلے بلغاریہ کو مدد دیتا مگر آجکل جاپانیوں نے اوسکا ایسا تہو نکالا کہ اب کسی طرف رخ کرنیکی وہ ہمت نہیں کر سکتا

ڈھول جھڑ گئی

یورپین تہذیب نے بڑا ہوکر اسنے عورتوں کو ایسا شیر بنا دیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں پر تو غزاتی ہی ہیں مگر اب ان میں بہادری کا بھی مادہ پیدا ہو گیا ہے اب انہیں اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ مردوں میں کوئی ہمت باقی نہیں رہی اپنی ترقی کا دارومدار ہم ہی کو تصور کرتے ہیں اگر ہم ان سے کسی بات میں کم کیوں رہیں۔ ہمارے غمزوں نے تو انکے دلوں کو شکار کر لیا ہے اب صرف ہم میں اور مردوں میں یہی کسر باقی رہ گئی ہے کہ یہ لوگ گڑاکے ہاتھ پیر چلا دیتے ہیں وہ بات ہم میں نہیں ہے اسلئے یہ کسر بھی پوری کر دیں چنانچہ امیدیہ گزٹ کے اڈیٹر ولیم ایلن رائٹ نے ایک لیڈی صاحبہ کے پرائیویٹ کرتوتوں کا خاکہ کھینچا اور تمام ناگفتہ بہ اسرار کو الم نشرح کر دیا۔ تمام واقعات حسب حال تھے لیڈی صاحبہ کر ہی کیا سکتی تھیں پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں قانونی طور پر انتقام لینے میں اور بدنامی کا خوف تھا۔ اسلئے موقعہ تاکتی رہیں۔ اتفاق سے ایک روز سڑک پر یکہ و تنہا اڈیٹر صاحب سے مڈبھیڑ ہو گئی فوراً آستینیں چڑھا کر کوڑے پھٹکارنے شروع کر دئے۔ اڈیٹر صاحب پر لیڈی کی نازک نازک کلائیوں نے وہ جادو کیا کہ گردن جھکائے ہوئے چپ چاپ بیٹھے رہے بعض اڈیٹروں نے جب انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔ اور شرم دلائی کہ عورت۔ اور مرد پر ہاتھ اوٹھائے؟ تو کہنے لگے کہ صرف تہذیب لیڈی صاحبہ پر حملہ کرنے سے مانع تھی۔ کوڑے جو پڑے تو یہی خیال کیا کہ کوئی حرج نہیں ڈھول جھڑ گئی۔

معرکہ آرائی

مسلمانوں پر اوسّمیا کی ڈہانک اور دجالیوں پر اونکی چڑھائی

پہنچوں کے سرغنے حضرت تسلام علیک - آپ بے میان کچھ زمانے کی خبر بھی رکھتے ہو کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے تمکو تو صرف اپنی ہی پڑی رہتی ہے - اپنے ہی گھر کی لڑائی سے تمکو دن رات چھٹی نہیں - دوسرے دین کی تمکو کیا خبر ہوگی - آپکا عدم و وجود دونوں برابر ہے - واہ حضرت واہ - ارے جناب قیامت سر پر آگئی - دجال نے دنیا میں قدم رکھا لنگڑے لولے - کانے - بہرے - دجالی جھنڈے کے نیچے پناہ گزین ہو رہے ہیں - اٹھو ذرا ہوش کے ناخن لو - حواس کی لوسینگ سے سر اوٹھاؤ - آنکھیں کھولو کان کے کھونٹ نکالکر قادیانی نر مادہ کی لنگڑی ہوئی رفتار کی لٹینک آنکھوں میں اوہوڑی استر کا چشمہ لگاکر دیکھو - تو منتظر ہو گے کہ آخر شی یہہ کسکی تکمیل کی خبر دے رہا ہے - ذرا سنو اور تازہ بتازہ نو بنو خبر سننے کی داد دو - اور استغفار کرو کیونکہ قیامت سر پر ہے - ایسا نہ ہو کہ بے توبہ قیامت میں سیل نہ جاؤ اور معلم الملکوت سے مصافحہ کرو - اور اوستاد ماقوا مد بپا سے ازہ گرو - ذرا سنبھلکر اب قدم رکھنا چاہیے - بیٹر ڈگنگا اور خلوص نیت سے دعا کرو کہ داتا بخشندہ ہو میری گناہوں بہ قربت دوزخ کے مت کردینا ہیں

بنارس میں بھی خرد جالی کی سم نے چند اشخاص کے سینہ پر جو مہر ڈالی کہ طویلہ میں بندھے ہوئے ہر دم اپنی جنس میں جی ہون کی لیا کرتے ہیں اور جہان اونپر کسی نے سواری گانٹھنی کی خبر کی تو ایسی دلکی چال سے دُم دبائے بھوکے لنگڑاتے ہیراتے طویلہ کی طرف بھاگتے ہیں کہ خبر ہی نہیں ہوتی

۲۹ر شعبان المعظم مطابق ۵ر نومبر سنہ ۱۹۰۹ء یوم شنبہ کو بعد نماز مغرب ایک مجلس منعقد ہوئی جناب حافظ حاجی قادر بخش صاحب مجتبی کے زیر انتظام ندیسر پر جو اسٹیشن کنٹونمنٹ بنارس کے قریب واقع ہے ترتیب دیگئی - اس مجلس وعظ کا اشتہار عام طریقہ پر دو چار روز قبل سے نہایت سرگرمی سے دیا گیا - جسکا مضمون یہ تھا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کے پیرو ہوں اون کو جناب سرور کائنات مفخر موجودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں شک ہو وہ تشریف لاکر علانیہ سمجھ لیں - یہ وعظ شارع عام پر اوس سڑک کی پٹری پر تھا - جو سید حق ناتھ باٹ سے کچہری کو جاتی ہے - اس وعظ میں تخمیناً ۳-۴ ہزار آدمیوں کا مجمع تھا حکام وقت کی تا اختتام وعظ آمد و رفت تھی وعظ والی روز تمام دن ۷ بجے شب تک اکثر شائقین بصورت اشتہار عام کو ہرکارے پہنچکر وعظ میں لوگ نہ شریک ہوں - مگر بحمدہ وہ لوگ اپنی کوششوں میں ناکامیاب رہے - پہلے جناب مقتدانا مولوی عبد الحمید صاحب بانی پتی دام فیضہم نے نہایت شرح و بسط سے وعظ ونصایح فرمائے - اور آخر بیان میں آپ نے قادیانیوں کی بابت فرمایا کہ اونمیں سے جو صاحب موجود ہوں اپنے شکوک خاطر خواہ رفع فرمالیں بعدہٗ جناب مولانا زبدۃ العارفین مولوی قادر بخش صاحب سہسرامی ادام اللہ لقاءہ نے نہایت جوش و خروش سے بالتفصیل ہمارے پیشوا نبی آخر الزمان صلوات اللہ علیہ کی بزرگیوں اور صفات کو آیات قرآنی سے ثابت کرکے بانی اور عقائد مرزا قادیانی کی شرح و بسط سے تردید فرمائی مگر کسی نے کان تک نہ پھٹ پٹایا اور دم دبائے سانس بند کیے رہے - اس کے بعد جناب رحیم شاہ صاحب ناز حیدری نے چند قصائد نہایت خوش الحانی سے پڑھکر حاضرین کو محظوظ فرمایا - اور قریب ۱۰ بجے شب کے یہ مجلس اختتام کو پہنچی اس مجلس وعظ میں دیگر شہروں کے بھی اکثر علما تشریف رکھتے تھے مگر بخیال تطویل عوام اور نیز تنگی وقت کے بیان نفرما سکے -

مسافر

ایک رفیع الخیال از بنارس

بنادیتی ہیں جو مسیری ہمدم اسکی ہو گئیں
جو سچ پوچھو تو طاعون مسیح الیہم کی بوتی ہیں

آیا کچھ سمجھے میاں

طاعون کے نام سے کوئی ایسا ہی ہوگا جسکا دل نہ لرزا اور خائف نہ ہوگا جسے واقفیت نہ ہو ورنہ تمام ... میں بچہ بچہ اس ملک الموت کے پنجے سے واقف ہے جسکے ادنی اس ذات شریف نے دست شفقت پہیلا اور سینہ ایک ہی نہ رہ سید عالم بالا کا رستہ لیا - مال و متاع ساز و سامان غرض زندگی کے تمام جھگڑوں کو یہیں چھوڑ گیا - قصہ کیا جھگڑا تھا مگر ایک طاعون اور بھی ہے جسکو ہم بیباک سے اشتہار دیتے کرتے ہیں - وہ کیا ہے -

ملک الطاعون اگر کسی حکیم حاذق یا ولایت کے پاس یافتہ ڈاکٹر سے پوچھئے تو وہ یہی کہیگا کہ طاعون تو سنا تھا مگر ملک الطاعون آج ہی سنا ہے - مریض کو دیکھنا اور مرض تشخیص کرنا تو بڑی بات ہے ، سادہ توجہ تھا کہ ایک دمڑی اور ایک پیسے کی شیرینی ... کی لیکر سبق دیا جاتا مگر یہ خیال ہوا کہ ...

حکیم ڈاکٹر و بد عطائی اشتہاری وغیرہ اس گھر سے
سے پھیل گئے ہیں اگر سارا صاحب یہاں کی خیر چاہتے
ہیں۔ تو وہ پوری دروازے سے آگے ریچ پیچ کا
ہنسان کا پل بچا لیگا۔ حلوائی کے گھر پیدا ہوتے
قرآنی کی پاؤ سیر کی آواز لگا کے جامع مسجد کے
نیچے سستے دام کھڑے کر لیتے۔ اسلئے قطع نظر از
فائدہ کے رفاہ عام کے لئے بہ کرشمہ پیدا کرکے
مشتہر کرتے ہیں۔ اصل عبارت جو کتاب
میزان المیزان فی تشریح الانسان میں لکھی
ہوئی ہے نقل کرتے ہیں۔

ملک الطاعون :۔ در نسبت مہلک
سندی حد دیست لا دوا۔ بلا تہمت [illegible]
خارگر دین والیان دشمن تنگ نام کرد [illegible]
و زبران ز مشق و دیگر بخاری لاحق میشود
رفیع مرض [illegible] بیماری مشیر [illegible]
واللہ بازی۔ فضولی و کمینہ پرستی [illegible]
[illegible] حکما نے سلف الطاعون
خلف تذکری فرقی [illegible] علاج و علی
سم الفار را بہترین علاج نوشتہ اند۔
جہان آباد دلی کو خدا رکھے کہ یہاں تو
اکثر ایسے مطعون مریض دیکھے گئے ہیں جو باہر
کا مال باہر والے جانیں) جسکے تیمار دار یا
ممالی بھی خوش نصیبی سے سنتے وہ بھی تسیل
تنبولی بابیوں سمجھو کہ ستے کمینہ آزاد ہو گئے
ہیں۔ مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں
اپنے حلوے مانڈے سے کام رکھتے ہیں خوشامد
چاپلوسی ہیر پھیری۔ خدمتگاری۔ دلالی
وغیرہ۔ غرض کسی بات کے عار نہیں ہوتا۔ سارا اس
مجمع اخوان الشیاطین میں کرکی ٹوٹا پھوٹا
نوالی پاس زلطے کالا ہو یا کسی کا نس کا مشرا
بچشا تو کو کھا تو بس اندیکا تک کا جشن لگے

لئے خالی موجود ہوتا ہے جس سے دنیا ہو رہی تھیں
شہر ہوتے جہان۔ اب تنکے تو اب کی پوچھو۔
انگریز نے کالکسیر جہان کا یورپ امریکہ کے
خواب نظر آنے لگے۔ باپ دادا ز جو جیسہ
تھوک لگا لگا کے رکھا تھا اور محنت مزدوری
کر کرکے کمایا تھا۔ فیشن کی نذر ہو گیا۔ اس
بات کی خبر نہیں ہے کہ آج جو شریف جمع ہیں
انہیں سے مصیبت کے وقت کل کوئی نہ ہوگا
آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیرو ہی پر ناؤ لیے
سنبھالنا پڑتا ہے۔ نہ کوئی ملتا ہے نہ کسی
سے ملنے کو جی چاہتا ہے۔ گھر بار تباہ ہو جاتا
ہے۔ اگر ماں بہنیں زندہ ہیں تو سلائیاں
سی سی کر گذارہ کرتی ہیں ورنہ کھو انکے لیں قرض خواہ
گہنے کی دوکان کی بہار ہی سرو ٹی پو سہرا اٹھتا
ہے۔ اسکا نام ہے ملک الطاعون۔

طاعون میں تو مرنے والا اپنی جان ہی سے
جاتا ہے مگر ملک الطاعون میں مرنے
والا اپنے ساتھ تمام متعلقین کو بھی مار جاتا ہے
اور گھر بار کا ستیاناس کر جاتا ہے

خدا محفوظ رکھے اس بلا سے

من افسانہ طاعون دقت ف دہلوی

پھول کی چھٹ کا میلا

ہائے کس کس منصوبوں سے شب بھر پلنگ پر
کروٹیں لے لے کر کاٹی ہیں۔ اب خدا خدا کرکے
فلک کج رفتار کے مشرق گوشہ سے کچھ کچھ چیلی
ہوئی سفیدی نظر آ رہی ہے آفتاب اپنا چمکیلا
گلابی رنگ آسمان کے کناروں میں دکھا رہا ہے
ہر خدو جو کچھ دیر قبل اپنے پروں دن کو سردی
کے مارے سمیٹے ہوئے گھونسلوں اور چھتوں
میں آرام سے میٹھی نیند لے رہے تھے اب اپنے

اپنے نغمہائے دلکش و صدا ہائے روح افزا سے
تمام نیند بھر کر اون خوابیدہ گان کو بیدار کر رہے
ہیں جو مدت کی آرزو و تمناؤں کو دل میں لئے
سو رہے تھے بلکہ یوں کہئے کہ ہاں ذرا زمزمہ
سنج خوش بیشکر خوش الحانی سے اپنے پیدا
کرنے والے معبود حقیقی کا حمد الاپ رہے ہیں
اپنے خدا جانے شمع دلسوز نے کسکی یاد میں
رات بھر ماتم کا آنسو رو کر لپٹ کر گھلا دیا۔
جو نسیم سحری کے ہلکے ہلکے جھونکے کی تاب
نہ لا کر ٹمٹما کر کسی انتظار کش ہجران نصیب
عاشق کی امید کیطرح دم توڑ رہی ہے سرو
گل کی پتی پتی صبا زیر و زبر کر دی ہے وہی صدا کا نپ
بلبل ہنسے کہ یہ بیدردی عشق ہے اپنے یہ عالم نیز
بیچا میرا دل کوئی چھیڑتا ہے تو کہتا ہے کلیجہ میرا
اسوقت پھولوں کی خوشبو نسیم سحری سے لپٹ کر
کسی ہرجائی معشوق کی طرح ہر سو گشت لگا رہی
ہے۔ ہمارا چین نادان دل جو رات بھر کسی
محبوب کی خیالی تصویر سے مشورے کر رہا تھا
اب وعدہ بازوں کی امید و بیم سے پہلو میں
مچلنے لگا۔ میں اسکی ضد سے عاجز آکر نرگس
بیمار کی طرح آنکھیں ملتا ہوا لپٹے بستر استراحت
پر سے اٹھا۔ اور پوشاک مشکین ڈانٹ کر
کوچہ جانان کی راہ لی۔ شہر بھاگلپور کے شمالی
ایک شاخ دریا گنگ جسکو جمنیا کہتے ہیں جاری ہے
اسکے عین کنارے پر ایک عالیشان بنہ دریا جو
سکے وقت کا منصوبہ ہا ہے۔ اس سے شمال کے چند
قدموں کے فاصلے پر پچھم جانب وسطے آرام
استھان خلق اللہ کے بابو ہنگی چند صاحب نے
پختہ سیڑھیاں بنوا دی ہیں جو انکی چند کے
گھاٹ کے نام سے مشہور ہے وہاں کی سبز
کی فرحت بخش نمائش قابل دید تماشہ کے ہے

ہے ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے جسمین
انواع اقسام کے قدرتی پھول بابو صاحب
موصوف نے اپنے اور سیلاب کی تفریح طبع کے
لئے لگا رکھے ہین - ہم اس باغ کے مشرق جانب
والی سیڑھی پر روش کرتے ہوئے ماہ جبینان
ہندو دیئے یتان جبین کی نظارہ بازی سے
آنکھین سینکتے ہین - جس سے مضمون مین
نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے آج چونکہ
ہندؤن کا مقدس تہوار جیٹھ کی چھٹ ہے اسلئے
چار بجے صبح ہی سے عورتین اشنان کی غرض
سے معہ ڈھول جانجھ و باجہ انگریزی کے آرہی
ہین اور سر پر نیا نیا ٹوکرا دوسوپ دھرا ہوا ہے
جس مین اپیل - کیلا - امرود - شیرنی بھگوا
ہوا - گنا اور طرح طرح کے میوہ جات قرینے سے
سجے ہوئے اور ٹوکرے پر سیندور کی لکیرین
پڑی ہوئی ہین - پردہ نشین عورتین پالکیون
اور بگھیون پر آرہی ہین اور پانی کے کنارے
اتر کر کندھے پر ہلکی ہلکی آب رو ان اور ململ
کی رنگی ہوئی ساری دھرے ہوئے اشنان
کے لئے جا رہی ہین - اور غوطے لگا کر نصف جسم
تک پانی مین کھڑی ہو کر اپنے دیوتا سورج کی
طرف ہاتھ اوٹھا کر لٹیا سے گنگا جل چڑھا رہی
ہین - اب آفتاب بھی حسینون کی پازیب و
چھڑے کی اعجاز مسیحائی کی آواز سنکر چونک
اوٹھا - اور اپنی لمبی لمبی مدھم کرنون سے معشوقون
کے جوبنون کی بہار لوٹنے کو تاک جھانک کرنے
لگا - بعض معشوق نازنہاد ہو کر اپنے چہرے
چہرے کو آفتاب سے دوگنا چمکدار و آبدار کر کے
اور پانی سے باہر نکل کر اپنی زلف پر پیچ کو دوپٹے
مین سکھا رہی ہین - اور خوش قسمت عیاش
مزاج کی آنکھین نظارہ بازی مین محو ہین -

اونکی پریشانی کا یہ حال ہے کہ دلکو سینہ سے نکال
نکال کر جوبر دیون اور حسینون کے گیسوؤن کے
جال مین پھنسا رہے ہین - مین ابھی اچھی طرح
اس سینری سے سیراب بھی نہین ہوا تھا -
کہ یکایک میری نظر ایک دوشیزہ پری پیکر پر
جا پڑی جو بھیگی ریشمی گلابی ساری پہنے ہوئے
پانی سے نکلی آرہی تھی - آہ اوسوقت کا سین
کیا بیان کرون - نہ زبان مین میری اتنی جرأت
ہے کہ دوبارہ کہکر سناؤن نہ خامہ کو اتنی طاقت
ہے جو لکھکر اپنا جوہر دکھائے - اوس پری
نے جو اک تیر نظارہ مارا - اوس کے لگتے ہی جگر
ہو گیا پارہ پارا - بیساختہ میرے منہ سے نکل گیا
بچے ہین جسکو حور وہ انسان تھی تو ہو بہو خالق
ہے جسپہ جان مری جان تھی تو ہو بہو پیارے
جانان کا وہ سرخ سفید نازنین بھیگی ساری
کے پردے سے کیا ہی شوخی اور بہار رہا تھا -
اُف بھیگے ہوئے کپڑے کا سینہ پر چپاں ہونا
دوگربائی ہوئے ٹوکرا جو بنون کا قیامت بپا
کرنا غضب ہو گیا - حضرت! میری پارسائی
تو اوسیوقت ڈگمگا گئی - خوش نیت مین فتور
پیدا ہو گیا - اجی میری پارسائی کیا اوسوقت
اچھے اچھے زاہد و عابد و برہمنون کے منھ سو
سال ٹپک پڑی ہو گی مگر فضل ہے یہ تو اپنی
اپنی قسمت ہے - بقول وزیر سے نشانہ ہی پیچ
ہے اُن زلفون کا ہم بن کے جو پیچ ہم چھوڑ نہ
سکین ہاتھ برہمن جیسے غرض کہ وہ کہان رہنا
پوشاک بدلکر ایک سن رسیدہ کے ساتھ
ہو لیا جو ایک لٹیا مین پانی دریا کا پوتر
گنگا جل خیال کرکے پیری ہوئے اور ہر پیلون
کی جڑون مین تھوڑا تھوڑا جل ڈالتی
ہوئی اپنے مکان کی راہ دھرلی - میشنو جین

چمکار چھپے اور سوئے اغراز کا تماشہ دس بجے دن
تک الکیمان جاری رہا - مین ٹھیک ۹ بجے کسی پیلی
رسیلی متوالی برہمن والی کے چیتون سے گھایل
ہو کر حیران و پریشان مکان پر واپس آیا -
و خیال جانان کے مقصود مین چادر سے منہ ڈھانپکر
پلنگ پر لیٹ رہا -

مراقبہ

آلٰہی کیسی کیسی صورتین تو نے بنائی ہین
کہ ہر صورت کلیجہ سے لگا لینے کی قابل ہے

بقلم

حضرت مولانا مسٹر اے آر قمر از مدہ پور بہار

ڈرامین خان اور بی وزیر جان

پہلوئے حور مین لنگور خدا کی قدرت
زاغ کی چونچ مین انگور خدا کی قدرت

ہٹ تیرے اوستاد سارنگے کی دم مین طبلہ -
جا تیرے مخضب ریش کی داڑھی مین مالکوس کا
سُر - وہ ہت تیری کمانی وار کمر مین سارنگی کا گز -
جا تیرے ضعف بصارت مین گھنگرو کی جھنکار -
خیر باشد کیون حضرت - کیا ہے یکبیر عتاب ہے
کس کا ستارہ نحوست مین آگیا ہے - کسکا بیڑا
آپکے قہر کے بھنور مین آپہنسا ہے - کسکو اب
اجل کا تھپیڑا لگا ہے - آخر یہ ہے کون جسپر
گرما گرمی ہے - ہارمونیم پنج آج آپنے دخل
در معقولات ہو کر باپ دولت کے غصے کا پیالہ
ہی بھر دیا - ورنہ کمبخت بے تال سم لقمہ جنگ
موت ہو جاتا - یہ ساری اسی پیر فرتوت کی
فطرت کا نتیجہ ہے - جو ایک اچھے بھلے خاندان
کو اپنے گوہر جان کی سیاہ کاریون کا خمیازہ
بھگتنا پڑا - اگر اس منحوس صورت کا عکس اس
سادہ لوح کے لوح دل پر نہ پڑتا تو اس شرافت کے

قوموں میں رائج ہوتیکا ایک نفس بھی نہ پایا جاتا
گرو، برہم شرما اپنی مریب زبانی اور رنگین بیانی
سے ایک ہی بودہ کے غنچے شگوفے کھلانے سبز
باغ دکھاتا۔ ان گرووں کی بیشمار پرستش سے
بلبل کا گھونسلا برباد نہ ہو جاتا۔ گرے گرے
افسانہ میں اگر وہ پاکیزہ تجارت کا سوداگر
اس نقشہ بازی کو اپنا تماشا کھلونا دکھاکر موہ
کر لیتا تو کیوں ایسے خویش واقارب کو سن
عمر کے تیروں کا نشانہ ہونا پڑتا۔ فدائی پنچ
واقعہ کا مغز یوں توڑتے ہیں کہ ہمارے پڑوس
کے نئی جوانی کے چیلے فدا حسین خان نامی
ایک تازہ امنگوں کے جوش میں ایک بیدار
کی جیتی جاگتی خانقاہ پر جو کہ آجکل اکثر شہر
کر دیہاتیوں میں نزول فرمائے ہوئے ہیں۔
ہر شبانہ آپکا لعاب دار چراغ جلانے جایا کرتے
تھے۔ اور اس قبر کے مجاور کا پیسے اپنی روزانہ
بھینٹ کے ادا کرتے تھے اور وہ خانقاہ زادہ
بھی اپنی دعا ورد کے زور سے انکو اس گور کا
طواف کرایا کرتا تھا اور ان کے ماتھے پر تیغ
کا ٹیکا لگوا دیا کرتا تھا۔ یہ پرکشش مدت تک
جاری رہی۔ اور فدا حسین خانصاحب بلا ناغہ
پرستش کرتے کرتے بچے مہاتما بن گئے۔
غرض یہ کہ انکی محبت کی دیوی نے جو صدقہ
دیکرنے سے مانگا۔ اور جوں ہی جھٹ آنکھ کان
بیچ اسکے مقدس استھان پر گرپڑا۔ تدبیر
کا نو ساز ہی واحد تھا۔ جہاں اس گرو کی سنے
کوئی اشلوک پڑھا۔ چیلے جی کے جن میں
چنگاریاں پھوٹ پڑیں۔ جسکا علاج شربت
دینا کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا۔ یہ کا زر بہاتا
اس مندر کے سامنے عرصہ دراز تک ڈنڈوت
کرتا رہا اگر مطلب [illegible] نہ ہو سکا اسکی منت ترہ پاٹ

سے اسقدر تو ضرور ہو گیا کہ دیوی لیا جب زرا پنی
کرپا کا دروازہ ان کے واسطے چوپٹ کھول دیا
اور انکی پرارتھنا کو سُننے کا پختہ وعدہ دیدیا۔
مگر اس بوڑھے پجاری کی خبرداری نے انکی
ساری عبادت و ہوشیاری خاک میں ملا دی
جب چیلے جی تشریف آور ہوئے۔ تو پجاری
مقررہ تعداد سے انکو مندر کے اندر دھکیل دیا
اور جب یہ آستانہ بوسی کرکے فارغ ہوجاتے
تو دروازہ مقفل کر دیتا۔ حاصل کلام انہوں
نے بہت ہاتھ پاؤں مارے اور بہت منتیں کر کر
کہ کسیطرح وہ مرادیں دینے والی ہمارے ہوم
خانہ میں اوڑھ چلے۔ مگر ناکام ہی رہنا پڑا۔
حتی کہ ایک روز بلا پجاری کسی اور چیلے کو
عام تزویر میں لانے کے لئے۔ دیا دم مست
قلندر کرتا کرچہ گردی میں مصروف تھا۔
تو انکا داؤن لگ گیا۔ اور تیر مطلب
عین مرتیر جا لگا۔ یعنے وہ دیوی پری
کے لباس میں ایک اکھاڑے میں گلگشت
چمن کر رہی تھی جو انہوں نے جھٹ اپنا
سیندور کا ٹیکا جا دکھایا۔ بس پھر کیا تھا
اس خاکی نژاد کے دل میں بھی اسکی پرانی
تپسیا کا اثر پڑ گیا۔ اور اوسکی اندر بھرے
سو برس کی تحت سے جو جبہ اوسپر جم
بیٹھ گیا تھا وہ اوکہ بھی کھل گیا۔ اور ایسا بھلا
کرنے کے کھل کھیلنے پر مجبور کر دیا۔ بس ان
میں ان ملانے کی دیر تھی کہ وہ حضرت ایل
طوطی اس زاغ سیاہ قبا کے ساتھ چل کھڑی
ہوئی۔ اور اس گوشہ کو جھونکر اوسکی خوشی
کے سبب فسٹ کلاس نمبر میں شمار کیا جاتا
تھا ایک ہوم کہ سین بنا دیا۔ وہ جب اس
طوطی کو مچ پنج میں دبا کے لیکا تو دل میں

یہ خیال پیش کرنے لگا کہ او عقل کے دشمن تو اسکو
کہاں لئے جاتا ہے۔ تو تو خود خانہ بدوش ہے
اگر اصل وارثوں نے پہچان لیا تو ایسا نہ ہو کہ پکڑ
کے تیرے رشتہ داری کے سرکل سے خارج
کر دیں اور حسد و بغض کی آگ سے جل کر اوسکو
پر و بال نوچ ڈالیں یہ سوچکر وہ اوسوا ایک
گلیمن کے عشرت منزل پہنچا مگر وہاں پہنچتے
ہی کسی اچانک خیال سے ہر کتا ہو کر وہاں سے
بھی بلند پرواز شروع کر دی۔ آخر اوسے
اپنے ایک ہم پیشہ کالی وردی والے کے اڈے
پر جا ٹکایا اور یہاں اسنے لگا عجب بنگلے
اپنے یار غاروں سے آنکھ بچا اس پہتی گلکارنگ
رہ وہ ڈبکیاں لگائیں کہ ہر دوا کا اشنان
مات کر دیا۔ اور پہلی ڈنڈوت اور پرستش
میں جو بیہودت اوس کے بدن پر جم گیا تھا سب
اوتر گیا۔ اور جس سے اوسکا بدن ایسا نکھر گیا
گویا اوسنے دوبارہ جنم لیا ہے۔ ساتھ ان
ناگمین چیلا طوطی صاحبہ کو سامنے لگا اور سکی
زمزمہ سرائی سے ایسا بیخود ہوا کہ دنیا و مافیہا
کو طلاق دیدی۔ جب اس بلبل ہزار داستان
کی صحبت میں دن گذرنے لگا۔ تو وہ
... کا جنم ع سینوں پیشتر اوس کے قلب
ناپاک میں حلول کر گیا تھا اوسکو یہ سبق پڑھانے
لگا کہ دیکھ ایسا اگر تیری جو پنج میں پڑ گیا ہے
اور پھر تو وہاں سارٹیفکیٹ کا انتظام نہیں
کرتا۔ جلدی کر۔ ایسا نہ ہو کہ کسی اور شاہین
کی تند نظر اسپر پڑ جائے اور تیری کمائی
کا ثمر رایگان جائے۔ اگرچہ یہ سیہ بہادر
طوطی جبہ سیاہ بخت کا کلمہ پڑھتی ہے اگر
کل اسکا کسی اور بخت پہ دل آگیا تو اسکی
سنگدلی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر تجھ

پھر دین چہ سر مارنے کے سوا اور کیا چارہ ہوگا بہتر ہے کہ اس سے شادی کا سامان کر اور خانہ آباد کر کے آنیوالی بربادی کا انتظام کر۔ اس سے متاثر ہو کر وہ کالا کلوٹا ہاتھ جوڑ کر سر جھکا اس طرح سے یون مخاطب ہوا کہ اے میرے دردِ دل کی تسکین ۔ اے میری قسمت کی چمینی ۔ اے میرے تاریک کی رہنمائی ۔ اے میرے سنہرے ہتھوڑے کی ضرب ۔ اے میری عبادت کی بجلی ۔ اے میرے عیش و عشرت کی زندہ تصویر ۔ اے میرے حسن و خوبی کے نور ۔ اے میرے نقشۂ دل کی پرکار سوار میری حالت پر غور کر ۔ تیری مستانہ ادا اور جادو بیانی پر فریفتہ ہو کر مین نے تمہون کی جلالِ اختیار کی ہے ۔ لہٰذا میرے سیاہ و سفید بال پر کی لاج رکھ ۔ جو تیری محبت کے جوش مین پہر پہر رہے ہین ۔ اور میری خوش الحانی پر ترس کھا جس سے ہر وقت تیرے عشق کا راگ الاپتا ہون ۔ دیکھ کہ مین اسوقت کیسی نازک حالت مین ہون برادری کے طیور مجھے دیکھتے ہی شور و غوغا مچاتے ہین اور چھین جھپٹ کر ایسے ٹھونگ مارتے ہین کہ میرا دل ہی دب جاتا ہے ۔ اگر تو میری حالت زار پر رحم کھائے تو مجھے انکے طعن و تشنیع کے غلے کا ذرا بھی کھٹکا نہین ۔ اور سبز پوشاک والی میرے سیاہ ڈریس کا بھی کچھ خیال کر اور مجھے ان الفاظ کے کہنے کی جرأت دے جو کہ میرے لب تک آ آ کر مضطرب ہین (باقی آئندہ)

۱۰ اقسام دہی زمانہ سازی تا ندے کی باندی کا بو

روشن چشم سرمہ

یہ سرمہ از حد مجرب ہے اس سے کوئی خاص نفع مقصود نہین بلکہ عام خلق اللہ کو نفع پہنچانا منظور ہے ۔ اور اسکی قیمت اسلیئے بہت کم کر رکھی گئی ہے تاکہ لوگ بخوبی اسکا فائدہ اٹھا سکیں اس سرمہ کو عام لوگون کے تجربہ کیلئے مفت تقسیم کرنیکا ارادہ تھا مگر اکثر اصحاب نے مایوس کیا کہ بعض اصحاب مفت منگا کر ضائع کر دیتے ہین ۔ اسلیئے قیمت بھی ایسی برائے نام رکھی گئی ہے کہ غریبون کو بھی خرید نے مین پس و پیش نہ ہو ۔ اور اعلیٰ و ادنیٰ ہر درجہ کے لوگ بخوبی مستفیض ہو سکین جبتک آپ ملاحظہ کر لیں اسکا فائدہ ظاہر ہو جائیگا ۔ وہان تک اسکی یہ قیمت رکھی گئی پھر قیمت اصلی لیجائیگی ۔ تعریف لکھنے کی کوئی حاجت نہین ہر جس چیز مین کچھ وصف ہوتا ہے اسکی خود بخود تعریف ہوتی ہے ۔

سرمہ نمبر (۱) جالا ۔ ناخنہ ۔ پھولی وغیرہ کی ایسی شکایت ہو جس سے نگاہ مین فتور آ جاتا ہو ۔ اس سرمہ کے استعمال سے فائدہ ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ سرمہ نمبر (۲) دُھند اگر آنکھون مین ہو اور دھند بھی چھا گئی ہو جیسے کسی سخت شکایت ہو ۔ اسکے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ بالکل شکایت جاتی رہتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۶ (نمبر ۳) آنکھ سے پانی بہنا گھڑی گھڑی کیچڑ آنا ۔ صبح شام خلال کی حالت مین استعمال کرنے سے یہ سب شکایتین رفع ہو جاتی ہین ۔ یہ سرمہ اچھی آنکھون مین بھی ہمیشہ استعمال کرنے سے آنکھ کی قوت اور تیزی اور نظر کی روشنی وغیرہ کی خوبیان بڑھتی ہین آنکھون کو ہمیشہ اچھا رکھنے کیلئے ایک بڑا مددگار ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ (نوٹ) مسکینون کی آنکھون مین یہ سرمہ مفت لگا دیا جاتا ہے ۔ پتہ اصلاح کو بر پریم سبھا ۔ یا مدہوری ۔ بھیرون ۔ چاولی بازار لاہور

مجموعۂ صنائع نادرہ

منتخبات باقری ہر دو جلد معہ فرہنگ قیمت ایک روپیہ چار آنہ محصول ڈاک ہر دو مثنوی محمد باقر حیدرآبادی کی سو نقد قیمت یہ بابت و لیپل اصل منگنی ہر ۔ درخواست مین پتہ صاف بخط نستعلیق ہونا چاہئے ۔

سونیکا کشتہ

بغیر پارہ یا سنکھل کی ملاوٹ کرنا غوث کی نے سونیکا کشتہ کیا ہوا ہے ۔ اس کشتہ کی فوائد مشہور ہین ۔ بیان فی الحال ہے کہ سونیکا کشتہ انسان کو کندن بنا دیتا ہے ۔ یہ کشتہ خاص مجھے تیار کیا ہے قیمت فی ماشہ عـــہ

المشتہر منیجر پیسہ اخبار

زینت شباب

خضاب والون کی من ترانیون اور شاہانہ خضاب کی خضابون سے واپس لوٹا ۔ کالا کرنے مین تو زور لگا تھا مگر کئی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز مین رنگ بھورا پڑ جاتا ہے اور کسی سے یہ شکایت تھی کہ گڑگڑا کھینچ لگانا پڑتا ہے ۔ مین نے ذرا وہمی شریف ہر ایک کا تماشہ دیکھ لیا ہے جیسے کسی کے چہرے پر وقتیا فوٹو کی رنگ بیجا چنکا رنگ ہوا اور یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی ہو یا نمبر اول کی ہے ۔ بال تو کالے ہو جاتے ہین مگر دل ہی جلتے ہین کالا کوئلہ ہو جاتا ہے ۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتون نے ناامید کر دیا ۔ دماغ کو ستا دیا ۔ آخر کار ہم خود فکر مین مستغرق ہو گئے مثل مشہور ہے جو بندہ بیاناً خدا کے فضل سے ہمکو اپنی کوشش مین کامیابی ہوئی ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف جیسی بیجون ارطفلہ حرامون کا کام ہے ۔ سامان زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا ہمارا ناظرین سے چلنیاں کے لیئے آنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی جو بو ہے بلکہ زیادہ کم ہو گئی ہے ۔ اور یہ خوبی ہے کہ تمام خضابون سے ڈبل بیٹے شیشی ایک ایک اونس کی اور قیمت ایک روپیہ ایک آنہ معہ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنے ۔ پسند نہ ہو تو واپس کر دو ۔

خضاب لاجواب

یعنے نور شاہی کا خضاب

اسکے استعمال کے ہم ذمہ دار نہین

قیمت تین کمپنیون کی دو روپیہ

المشتہر منیجر پیسہ اخبار

جاسوسوں کی یورش

ہندو کا نامہ نگار مقیم بانگ [illegible] رقمطراز ہے کہ ایک جاپانی فقیر ہندوستان کا بھیس بدل کر جاسوسی کا کام کرتا ہے اور نگرانی ہوا ہے۔

روس کے مستند اخبار روس ایک مضمون آرٹیکل میں صاف طور پر لکھتا ہے۔ کوئی کمال جاپان کے مقابلہ میں جو روسی بیڑہ بالٹک روانہ کیا گیا ہے۔ اسکی اصلی حالت میں جو خوشی اور شکریہ کیا جاتا تھا۔ اُسکا وقت اب گذر گیا۔ اسمین کوئی شک نہیں کہ جو کام روسی ایڈمرل سونڈ اسٹرنسکی کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ انسانی طاقت سے بہر حال باہر ہے۔ اور جو جہاز اس بیڑہ میں ہیں۔ اور جو فی الحال بندرگاہ کرونسٹاڈ اور لیباؤ میں لنگر انداز ہیں۔ وہ تخت نشین ہیں۔

بالفعل سے وصل یورپ کی درخواست کے مطابق مقدونیہ کی سلح پولیس میں ۲۲ یورپین افسر بھرتی کر دئے گئے ہیں۔

مقام پیٹرسن سے روزگار نامہ نگار بذریعہ تار یہ خبر دیتا ہے۔ کہ ایک خاص چینی سفیر منگولیا جمیں سے ہندوستان آنے کے لئے

تبت کے پایۂ تخت لاسہ سے روانہ ہو چکا ہے۔

روس کے شہنشاہ نے ایک اعلان نافذ کر کے اپنے وزراء سلطنت کو تاکید کی ہے۔ کہ اصول و آئین سلطنت جو عمدہ اصل ارکان حکومت شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ہونے نہ پائے۔ اور نیز یہ بھی تجویز کی جائے کہ عام رعایا کے حقوق اور مطالبات کی حفاظت کی جائے۔ لہذا اسپر جلد یہ قوانین جو قدیمی قوانین سلطنت کے مفید اور موجودہ رعایا کے رفع حاجت پر مبنی ہوں مرتب کئے جائیں۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو پارلیمنٹ کی منظوری کے لئے پیش کئے جائیں۔

زار روس نے فرمایا کہ ہر ایک روسی اخبار کو اجازت ہے کہ وہ ایسے مضامین شایع کرے جس سے معاشرہ ترقی میں فرق نہ آئے۔

سنا جاتا ہے کہ موجودہ جاپانی فیلڈ مارشل جنرل اویاما کو میدان جنگ میں کامل پانچ لاکھ سپاہ کی مزید امداد کریگی کل تیاریاں اور انتظامات طے ہو چکے ہیں۔ اور جاپانی موجودہ تو پخانہ میں بہی معتدبہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر روسی بالٹک بیڑہ جزیرہ فارموسا کے جانب جنوب لنگر انداز ہو اور وہاں پر اپنا فوجی مقام تعمیر کرے تو ایسی حالت میں اس مقام کی حفاظت کرنے کا پورا پورا انتظام کر لیا گیا ہے۔

ایک سٹیمر منچوریا پورٹ آرتھر جانے کی غرض سے جاپان سے روانہ ہو چکا ہے اس پر پارلیمنٹ اور جاپانی اخبار کے چند اراکین سوار ہیں۔

ایک تازہ خبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ چینیوں نے مقام منگنائی پر جو روسی ۳۰ لاکھ گولیاں ضبط کر لی تھیں۔ یہ کل مال چینیوں کی ایک روسی کمپنی نے پورٹ آرتھر کے محصور روسیوں کے لئے روانہ کر دیا تھا۔ یہ روئی کے گدوں میں چھپا کر رو بدڑن پر مقام کالگان سے روانہ کی گئی تھیں۔

آبیر الجبر ٹوگو نے خبر دی ہے کہ اوس نے پورٹ آرتھر میں سے اپنے بیڑہ کا بڑا حصہ باہر نکال دیا۔

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پیکن خبر دیتا ہے کہ گورنمنٹ چین نے منگنائی اسٹیشن کے قریب گذشتہ ۲۳ کو ۳۰ لاکھ کارتوس گرفتار کر لیں۔

جاپانی نقصانوں کی فہرست ٹوکیو میں شائع

کرنل عبدالمجید خان وزیر خارجہ پٹیالہ نے بحکم حضور ویسرائے کل ممبرون کو ایٹ ہوم دیا۔

سر ڈیوڈ بار صاحب بہادر رزیڈنٹ آف حیدرآباد دکن یکم مارچ کو ریٹائر ہوا چاہتے ہین

شاہی انڈین گزیٹیر زیر تالیف ہے۔ اسمین ایک تازہ اٹلس بہی ہوگی۔ کل ۹۰ نقشے تیار کرائے گئے ہین۔

صاحب امیر کابل کو ایکس ریز کی ایجاد کے دیکہنے کا بہت شوق ہے۔ بے تکلف ظاہر فرمایا۔ اور چاہا کہ برٹش سفیر مسٹر ڈین صاحب کے ہمراہ ایک آلہ ایکس ریز کا بہجوائین۔ اسی کو رونجن ریز بہی کہتے ہین۔ شعاعون سے ہر پردہ چیز نظر آجاتی ہے۔ گورنمنٹ انڈیا نے جواب دیا کہ راستہ خراب ہے اور آلات نازک ہین۔ لہذا مجبوری ہے۔

لکہنؤ مین محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کے خلاف شیعہ و سنی مولوی لوگون نے فتوے شایع کئے ہین۔

حکومت روس نے بذریعہ اعلان مشتہر کیا ہے کہ جو مسلمان ممالک روس سے ہجرت کرکے قلمرو ٹرکی مین جا بسے ہین وہ اگر چاہین تو پہر واپس آسکتے ہین اور اپنے حقوق سابقہ حاصل کرسکتے ہین۔

نمایش سینٹ لوئس ۲ کروڑ آدمی آئے تہے۔ اب بند ہوگئی ہے۔

بہوپال مین جو عورتین مسافرون سے نکاح کرکے اون کو تباہ کرتے ہین اور پہر طلاق لیکر دوسرا خاوند تلاش کرتی ہین۔ اسکے انسداد کے لئے سرکار عالیہ خود قانون تیار کررہی ہین۔

جمالپور ریلوے سٹیشن متعلقہ ایسٹ انڈیا ریلوے کی عمارات مین برقی روشنی اور پنکہون کے لئے ایک لاکہہ کی رقم منظور ہوئی۔

توسیع و ترقی شہر کلکتہ کی تجویز گورنمنٹ بنگال نے منظور کرکے بغرض منظوری گورنمنٹ ہند کو ارسال کیا ہے۔

ویسرائے باڈی گارڈ دستہ کے افسر کپتان ہولڈن اپنے گہوڑے کو ٹمٹا لیگنج پر سدہار رہے تہے۔ یکایک گہوڑے پر سے گر گئے۔ ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

کابل کے ولیعہد سردار عنایت اللہ خان کی ملاقات بازدید کی غرض سے پرسون حضور ویسرائے اپنے مصاحبون کے ہمراہ شاہزادہ کی فرودگاہ واقع میٹنگ ہاوس مین تشریف فرما ہوئے تہے۔ جس طرح دنیا کے نامور اور ممتاز اصحاب ملاقات کرتے ہین اوس طرز کی ملاقات کی یادگار یہ بہی تہی۔ نہایت تپاک اور گرمجوشی کے ساتہہ وداع ہوئے۔ قلعہ پر ۲۱ توپون کی سلامی سر ہوئی۔

دہلی سینی کی دوڑ مین ۳۰ موٹر کار نے حصہ لیا۔ کپورتہلہ اور رامپور کے انعامات ہین

ڈہاکہ کالج کے مولوی احمد علی حق صاحب ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی منتخب کئے گئے۔

سرکاری سال رواں مین ہند مین ساڑہے سات ہزار میل تک سلسلہ تار اور اضافہ کرینگے۔ پنجاب کی انہار آبپاشی مین لاہور سے وزیرآباد تک اور دنبالہ تک بہی زیادہ زیادہ تار کردینگے۔ آگرہ سے شملہ تک لاہور تک بیرشتہ دریا در تک بیز بیجی سے سہولت تک ہی آمد و رفت ہوگا۔

ماہ گذشتہ کی ۲۲ تاریخ کو شاہنشاہ چین نے زار کے پاس ایک ٹیلیگرام بہیجا ہے۔ جسمین یہ التماس کیا ہے۔ کہ کمانڈر انچیف افواج منچوریا کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اون خرابیون کی جن کو چین کے مقدس بادشاہون نے مکڈن مین دفن کیا ہے۔ حفاظت کرے کیونکہ چینی اونکا اسقدر احترام کرتے ہین جو قریب پرستش کے ہے۔ زار نے جواب مین اطمینان دلایا ہے۔

یورپ مین آج کل سخت ژالہ باری ہورہی ہے۔ حتی کہ دن دہاڑے کوئی چیز مشکل سے نظر آتی ہے۔ پیرس کے قریب دو ایکسپریس گاڑیان ٹکرا گئین۔ ۵ مرگئے۔ اور ۲۲ سخت زخمی ہوے۔ تازہ ترین خبرون سے معلوم ہوا کہ تیرہ آدمی مرے ہین اور ۲۲ سخت طور سے زخمی ہوے۔

امیر صاحب کابل نے عام جلسہ مین اپنے رؤسا اور امرا و حکام کو باواز بلند ایک مسرت آمیز خبر سنائی۔ کہ مرحوم والد نے خواب مین آکر مجہے بشارت دی ہے۔ اور اپنا قائمقام مقرر کیا ہے۔ اسوقت جلسہ مین حاضرین نے امیر صاحب کو اپنا ملکی اور مذہبی پیشوا مان لیا ہے۔ اور اس مبارک خواب کی امیر صاحب کو مبارکباد دیگئی۔

لندن مین کل ۰۰۰۵۲۳۸۰۰ پونڈ کی درخواستین جاپانی قرضہ کے لئے گذرین۔

نیویارک مین جاپانی قرضہ کے لئے [illegible] سے زیادہ درخواستین گذرین۔

مطبع حمیدیہ واقع بلیماران دہلی مین زیر اہتمام حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے چہپکر شایع ہوا